سوال

(215) سورہ فاطر میں فرشتوں کے پروں سے مراد اظہار واقعی ہے۔ یا صرف تمثیل مقصود ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سورہ فاطر میں فرشتوں کے پروں سے مراد اظہار واقعی ہے۔ یا صرف تمثیل مقصود ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل حق کے نزدیک اظہار واقعہ ہے اہل نیچر کے نزدیک تمثیل ہے۔

بحث تسبیح دانہ

افراد اہل حدیث کا کچھ ایسا خیال ہے۔ کہ ہاتھ میں عقیق البحر وغیرہ کی تسبیح رکھنا بدعت ہے۔ اور اکثر احمد و ترمذی و ابوداؤد کی اس روایت کو پڑھ دیتے ہیں۔

واعقدن بالانامل فانھن مسولات مستنطقات

یعنی انگلیوں کی پوروں پر شمار کیا کرو۔ گو یہ طریق اولیٰ وافضل ہے۔ لیکن دھاگے میں دانوں کو جمع کرکے تسبیح پڑھنا اوران پر شمار کرنا بھی بحکم حدیث جائز ہے۔ سنن اربعہ وابن حبان وحاکم میں سعد بن ابی وقاص کی یہ روایت مذکور ہے۔

انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیہا نوي او حصی تسبح بہ الحدیث

یعنی رسول اللہ ﷺ ایک عورت کے ہاں تشریف لے گئے۔ وہ اپنے آگے کنکریوں یا گھٹلیوں کو رکھ کر تسبیح پڑھتی تھی۔ حضرت نے اس کو بالکل نہیں روکا بلکہ اور دعا بتلادی کہ اس کو پڑھ۔ ترمذی نے اسے حسن اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ ایک دوسری روایت حاکم وترمذی میں ہے۔

عن صفیۃ قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدي اربعۃ الاف نواۃ اسبح بہا الخ

حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حضور پر نور ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ حالانکہ میرے آگے چار ہزار گھٹلیاں تھیں۔ میں ان پر تسبیح پڑھتی تھی۔ تو آپ نے

مجھے سبحان اللہ۔ عدد خلقہ والی دعا بتلادی۔ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح بتلایا۔ قاضی شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نیل میں فرماتے ہیں۔

والحدیثان الامران یدلان علی جواو عقد التسبیح بانوي والحصی وکزا بالسبحۃ لعدم الفارق لتقریرہ صلعم للمراتین علی ذلک وعدم انکارہ

یعنی دونوں حدیثوں سے کنکری اور گھٹلی اور تسبیح مروجہ پر شمار تسبیح کرنا جائز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں عورتوں کو منع نہیں فرمایا بلکہ ان کے اس فعل پر ان کو ثابت رکھا۔ رسالہ جزبلال الحفار میں بہت سے آثار اس طور سے تسبیح پڑھنے کے منقول ہیں۔ ابن سعد نے طبقات میں فرمایا ہے۔

اخبرنا عبد اللہ بن موسی اخبرنا اسرائیل عن جابر عن امراۃ خدمتہ عن فاطمۃ بنت الحسین بن علی بن ابی طالب انہا کانت تسبح بخیط معقود فیہا

یعنی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دھاگے والی تسبیح پر تسبیح پڑھا کرتی تھیں۔ اورزواہد امزید میں ہے۔

عن ابی ہریرہ انہ کان لہ خیط فیہ الفاعقد فلا ینام حتی یسبح

یعنی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس دوہزار دانے والی ایک تسبیح تھی۔ سوتے وقت ہمیشہ اسے پڑھتے۔ غرض آثار کہاں تک نقل کیے جایئں۔ علامہ سیوطی کا اس مسئلے میں ایک مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے۔ المنحۃ فی السبحۃ اس میں انھوں نے بڑے زوروں سے تسبیح دانہ والی کو پڑھنے کا ثبوت دیا ہے۔ آخر میں فرماتے ہیں۔

ولم یعقل عن احد من السلف ولا من الخلف المنع من جواز عد الذکر بالسبحۃ بل کان اکثوہم یعدونہ بہا ولا یرون ذلک مکروہا انتہی

یعنی دانے والی تسبیح پر تسبیح پڑھنے کی ممانعت سلف وخلف کسی سے بھی منقول نہیں بلکہ وہ لوگ خود اسی تسبیح پر شمار کیا کرتے تھے۔ اس میں کوئی کراہت نہیں دیکھتے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد2ص158

محدث فتویٰ